بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

توحید المسلمین

مرتّبہ

مسعود احمدؒ

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	کتابت و اشاعت کے متعلق معلومات	۲
۲	تمہید	۹
۳	توحید کی اہمیّت	۱۰
۴	شرک کی برائی	۲۷
۵	کلمہ گو مشرک	۳۵
۶	توحید کی قسمیں	۳۶
۷	توحید فی الذات	۳۷
۸	توحید فی الصفات	۴۵
	۱۔ علم	۴۵

نمبر	عنوان	صفحہ
	۲ ۔ علم غیب	۶۴
	۳ ۔ حاضر و ناظر ہونا	۷۳
	۴ ۔ اختیار	۷۸
	۵ ۔ حکم	۸۱
	۶ ۔ لازوال ہونا	۸۴
	۷ ۔ بقار	۸۵
	۸ ۔ بادشاہت	۸۶
	۹ ۔ مالکِ یومِ قیامت ہونا	۹۴
	۱۰ ۔ حمد	۱۰۰
	۱۱ ۔ ہدایت	۱۰۳
	۱۲ ۔ مالکِ شفاعت ہونا	۱۰۷
	۱۳ ۔ کارسازی	۱۱۲
	۱۴ ۔ قدرت	۱۱۸
	۱۵ ۔ نفع، نقصان پہنچانا	۱۲۲
	۱۶ ۔ دعار کرنا و پکارنا	۱۳۰
	۱۷ ۔ قوت	۱۴۳
	۱۸ ۔ مدد کرنا	۱۴۵

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۹	بادشاہت دینا	۱۴۸
۲۰	عزت وعظمت وکبریائی	۱۵۰
۲۱	رزق ومعیشت فراہم کرنا	۱۵۳
۲۲	وسعت	۱۶۱
۲۳	ہر کام کی تدبیر	۱۶۲
۲۴	مشکل کشائی	۱۶۴
۲۵	عیوب وکمزوری سے پاک ہونا	۱۷۴
۲۶	سننا	۱۷۶
۲۷	سنانا	۱۷۹
۲۸	بے مثل ہونا	۱۸۱
۲۹	کلام کا لاثانی ہونا	۱۸۴
۳۰	مشیت	۱۸۷
۳۱	بحر وبر میں رہنمائی	۱۸۹
۳۲	عزت وذلت دینا	۱۹۱
۳۳	خزائن کا مالک ہونا	۱۹۲
۳۴	اللہ تعالےٰ کو دیکھ نہ سکنا	۱۹۳
۳۵	مارنا وزندہ کرنا	۱۹۵

نمبر	عنوان	صفحہ
	۳۶ - توفیق دینا	۱۹۸
	۳۷ - معجزہ دکھانا	۲۰۰
	۳۸ - نظرِ بد سے بچانا	۲۰۲
	۳۹ - پیدا کرنا	۲۰۳
	۴۰ - پالنا	۲۱۳
	۴۱ - نظامِ کائنات	۲۱۷
	۴۲ - اوّل و آخر ہونا	۲۲۸
	۴۳ - شفا دینا اور فیصلہ کرنا	۲۲۹
۹	**توحید فی الحقوق**	۲۳۱
	۱ - عبادت	۲۳۱
	۲ - اِطاعت	۲۳۹
	۳ - رضا، ورضوان	۲۴۵
	۴ - خوف وخشیت	۲۵۰
	۵ - بھروسہ	۲۵۲
	۶ - اعتکاف	۲۵۶
	۷ - محتاج ہونا	۲۵۷

نمبر	عنوان	صفحہ
	۸۔ امام مقرر کرنا	۲۵۹
	۹۔ اِنابت	۲۶۰
	۱۰۔ محبت	۲۶۳
	۱۱۔ نذر و قربانی	۲۶۶
	۱۲۔ شریعت سازی	۲۷۱
	۱۳۔ دین	۲۸۱
	۱۴۔ نام رکھنا	۲۹۲
	۱۵۔ مدد مانگنا	۲۹۵
	۱۶۔ قسم کھانا	۲۹۷
	۱۷۔ سجدہ کرنا	۲۹۹
	۱۸۔ رکوع کرنا یا جھکنا	۳۰۰
	۱۹۔ بے حس و حرکت قیام	۳۰۱
	۲۰۔ ارکانِ حج اور سفرِ زیارت	۳۰۳
	۲۱۔ عید کی طرح اجتماع	۳۰۶
۱۰	متفرقات	۳۰۸
	۱۔ جادو	۳۰۸

صفحہ	عنوان	نمبر
۳۰۹	مسلم کو کافر کہنا	۲۔
۳۱۰	بدشگونی	۳۔
۳۱۱	اپنا نسب بدلنا	۴۔
۳۱۲	مستقبل کا حال معلوم کرنا (فال نکالنا)	۵۔
۳۱۳	نماز ترک کرنا	۶۔
۳۱۳	نجوم، جوتش، ہاتھ کی لکیریں	۷۔
۳۱۴	ستاروں کی گردش، نچھتر	۸۔
۳۱۵	شرکیہ منتر	۹۔
۳۱۵	بیماری کا اڑ کر لگنا	۱۰۔
۳۱۷	تمیمے	۱۱۔
۳۱۷	نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ و ماتم کرنا۔	۱۲۔
۳۱۸	غلام کا آقا کے پاس سے بھاگ جانا	۱۳۔
۳۱۸	مسلم سے لڑنا	۱۴۔
۳۱۹	تصوّف	۱۵۔
۳۲۲	جمہوریت	۱۶۔
۳۲۶	فرقہ بندی	۱۷۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

اسلام، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور کامل دین ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو جنہیں مسلمین کہا جاتا ہے ایک خاص ضابطہ کا پابند، مہذب و متمدّن، متین و باوقار بناتا ہے۔

توحید اور اس کے معنیٰ

اسلام کے مختلف شعبے ہیں، ان شعبوں میں سب سے اہم شعبہ توحید ہے۔ توحید کا مادہ "وحد" ہے۔ ثلاثی مجرّد کے ابواب میں اس کا تعلق باب "ضَرَبَ، یَضۡرِبُ" سے ہے۔ ثلاثی مجرّد کے اس باب میں اس کے متعدد مصادر ہیں جن میں سے خاص مصادر یہ ہیں :۔

وَحۡدٌ ، وَحۡدَۃٌ ، حِدَۃٌ

ان مصادر کے معنیٰ ہیں : "اپنی ذات میں ایک ہونا، منفرد ہونا، یکتا ہونا، اکیلا ہونا"، اور جو ہستی اپنی ذات میں ایک ہو، منفرد ہو، یکتا ہو اُسے "وَحِیۡدٌ"، "وَحَدٌ" یا "وَحِدٌ" کہتے ہیں۔ "وَحَدٌ" کی واؤ کو ہمزہ سے بدل کر لفظ "اَحَدٌ" بنتا ہے۔ "اَحَدٌ" بھی منفرد، یکتا اور بے نظیر کو کہتے ہیں۔

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (الاخلاص ۔ ۱) — (اے رسول) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

(۲) وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرۃ ۔ ۱۶۳) — اور (اے لوگو) تمہارا اِلٰہ تو (بس) ایک اِلٰہ ہے، اُس رحمٰن اور رحیم اِلٰہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں۔

آیت بالا میں اللہ تعالےٰ نے لفظ " اِلٰہ " استعمال کیا ہے، " اِلٰہ " اتنا جامع لفظ ہے کہ کسی ایک لفظ سے اس کا وسیع مفہوم ادا نہیں ہو سکتا، لفظ " اِلٰہ " میں جو صفات اور خصوصیات پائی جاتی ہیں کوئی ایک لفظ ان صفات وخصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکتا، " اِلٰہ " کے معنی ہیں وہ ہستی جس کی عبادت کی جائے، جس کو بادشاہ اور حاکم مانا جائے، جس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھا جائے، جس سے فریاد کی جائے، جس سے مدد طلب کی جائے، جو لاثانی اور لازوال ہو، جو بے نظیر اور بے مثال ہو، جو یکتا اور اکیلا ہو، جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہو، جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، جو ہر جگہ سے ہر شخص کی پکار کو سنتا ہو، جو عالم الغیب ہو، جو دلوں کا حال جانتا ہو، جو دلوں کے ارادہ سے واقف ہو، ہر چیز پر قادر ہو، جو اپنے ارادہ کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہو، جو مجبور نہ ہو، عاجز نہ ہو، ہر چیز کا خالق ہو، مالک ہو، بے عیب ہو وغیرہ وغیرہ۔

" اِلٰہ " صرف اللہ تعالےٰ ہے، کوئی دوسرا " اِلٰہ " نہیں۔ لفظ " اِلٰہ " میں توحید کے تمام پہلو اور شعبے اس طرح سمو دیئے گئے ہیں کہ توحید

کے سلسلے میں لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، توحید کے سلسلے میں جو تفصیلات بیان کی جاتی ہیں وہ گویا صرف "اِلٰہ" کی تشریحات اور توضیحات ہیں، اگر کوئی شخص تفصیل میں نہ جانا چاہے تو وہ صرف لفظ "اِلٰہ" کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لے، "اِلٰہ" کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ پھر بھی کوئی شخص کسی قسم کے شرک کا ارتکاب کر بیٹھے۔

لفظ "اِلٰہ" کی حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ان آیتوں پر غور کیجئے جن میں اللہ تعالےٰ نے "الوہیت" کو صرف اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۳) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (نساء - ۱۷۱) — صرف اللہ ہی ایک اِلٰہ ہے۔

(۴) مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ (مائدۃ - ۷۳) — کوئی اِلٰہ نہیں سوائے ایک اِلٰہ کے۔

(۵) اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِـهَةً اُخْرٰى قُـلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّـا تُشْرِكُوْنَ ○ (انعام - ۱۹) — (اے رسول ان سے پوچھئے) کیا واقعی تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی "اِلٰہ" ہیں، (اور اگر وہ شہادت دیں تو ان سے) کہہ دیجئے کہ میں اس بات کی شہادت نہیں دیتا، (اور اے رسول ان سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ بس اللہ ہی ایک

	اِلٰہ ہے اور میں یقیناً تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔
(۶) ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنْذَرُوْا بِہٖ وَ لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ابراہیم ۵۲)	یہ (قرآن مجید) لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ ان کو اس کے ذریعہ ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ ہی بس ایک اِلٰہ ہے اور (اس پیغام کا یہ مقصد بھی ہے) کہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں۔
(۷) اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ وَّ ھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ○ (نحل۔۲۲)	(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ ایک اِلٰہ ہے، (قلب سلیم رکھنے والے تمام لوگ اسے تسلیم کرتے ہیں) البتہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان ہی کے دل (اس چیز کا) انکار کرتے ہیں اور یہی لوگ درحقیقت سرکش ہوتے ہیں۔
(۸) وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰھَیْنِ اثْنَیْنِ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ ○ (نحل۔۵۱)	اور اللہ نے یہ فرمادیا ہے کہ دو اِلٰہ نہ بناؤ، بس اللہ ہی واحد اِلٰہ ہے (اور اللہ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ) مجھ ہی سے ڈرو۔
(۹) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ	(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی

يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ (کہف ۱۱۰)
(حٰمٓ سجدة - ۶)

تمہاری مثل ایک انسان ہوں (البتہ) میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا اِلٰہ بس ایک اِلٰہ ہے۔

(۱۰) قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ○
(انبیاء - ۱۰۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ یقیناً مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا اِلٰہ صرف ایک اِلٰہ ہے تو کیا (اے لوگو، اس بات کو تسلیم کرکے) تم مسلم بنتے ہو (یا نہیں)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص توحید پر قائم ہو بس وہی مسلم ہے۔

(۱۱) فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهُۥٓ أَسْلِمُوا (حج - ۳۴)

(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ ایک اِلٰہ ہے، لہٰذا اسی کی اطاعت کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعتِ مطلق صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے۔

(۱۲) قُولُوٓا ءَامَنَّا بِٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ○
(عنکبوت ۴۶)

کہدو ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل ہوئی اور (اس کتاب پر بھی ایمان لائے) جو تمہاری طرف نازل ہوئی، ہمارا اِلٰہ اور تمہارا اِلٰہ ایک ہے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔

(۱۳) إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○
(صٰفّٰت ۴)

(اے لوگو) تمہارا اِلٰہ یقیناً ایک ہے۔

(۱۴) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (صٓ ۔ ۶۵)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، (اِلٰہ نہیں ہوں)، اِلٰہ تو کوئی نہیں سوائے اللہ اکیلے کے جو بڑا زبردست ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالےٰ کی الوہیت میں مطلقًا شریک نہیں، اللہ تعالیٰ اکیلا معبود، حاکم، شارع، حاجت روا اور مشکل کشا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بس اس حاکمِ حقیقی کے احکام پہنچانے والے ہیں اور یہ منصب انسانیت کا بلند ترین مقام ہے۔

(۱۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (البقرۃ ۔ ۲۵۵)

اللہ، اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ زندہ، قائم رہنے والا ہے۔

(۱۶) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران ۔ ۲)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔

(۱۷) هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران ۔ ۶)

وہ (اللہ) ہی ہے جو ماں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بنا دیتا ہے، اس غالب، حکمت والے کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔

(۱۸) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○
(آل عمران ١٨)

یہی (گواہی دیتے ہیں)، اس غالب
حکمت والے کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں

(١٩) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ،
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ، وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ○ (نساء - ٨٧)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں وہ قیامت
کے دن تم سب کو ضرور جمع کریگا اور
اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہے۔

(٢٠) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ
بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ،
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، اَنّٰى
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ
لَّهٗ صَاحِبَةٌ ، وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○
(انعام ـ ۱۰۱ تا ۱۰۳)

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا
شریک بنا رکھا ہے حالانکہ جنات
کو اللہ نے پیدا کیا ہے (پھر مخلوق
کو خالق کا شریک کیسے بنایا جا سکتا
ہے) اور انہوں نے بغیر علم کے اللہ
کے بیٹے اور بیٹیاں بھی بنا رکھی ہیں،
اللہ تعالےٰ ان کے شرک سے پاک
ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و
بالا ہے، وہ تو آسمانوں اور زمین کو
بے نمونہ پیدا کرنے والا ہے، اس
کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے جبکہ
اس کی کوئی بیوی نہیں اور (وہ تو
ایسا ہے کہ) اس نے ہر چیز کو پیدا کیا

اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، یہ ہے اللہ، تمہارا رب، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے، لہذا بس اسی کی عبادت کرو، وہی ہر چیز کا نگراں ہے۔

(۲۱) اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (انعام ۱۰۷)

(اے رسول) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے اسی کا اتباع کرتے رہیئے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور مشرکین سے روگردانی کیجئے۔

(۲۲) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (توبہ ۳۱)

اور (اہل کتاب) کو بس یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

(۲) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (توبہ ۱۲۹)

پھر اگر مشرکین (آپ کی بات سے) منہ موڑیں تو آپ کہدیجئے میرے لئے اللہ کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۲۴) فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (ہود ۱۴)

پھر اگر تمہارے شرکاء تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ کلام اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور (یہ بھی جان لو کہ) اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، تو کیا (اس حجت کے بعد بھی) تم مسلم بنتے ہو (یا نہیں)؟

(۲۵) قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۨ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ (اعراف ۱۵۸)

(اے رسول) کہدیجئے کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں، اس اللہ کا رسول جس کی بادشاہت (تمام) آسمانوں پر اور (پورے روئے) زمین پر ہے، اسکے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔

(۲۶) وَھُمْ یَکْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ ھُوَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ مَتَابِ ○ (رعد ۳۰)

اور یہ لوگ رحمٰن کا انکار کر رہے ہیں، (اے رسول) کہدیجئے کہ وہی تو میرا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، میں اسی پر توکّل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۲۷) لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

کرناپڑتی ہے جب کہ پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں، یہ اس لئے ضروری ہے کہ کہیں اہل سنت وجماعت کے لوگ ہم دیوبندیوں کو بھی وہابی نہ کہنے لگیں جب درحقیقت ہم وہابی نہیں ہیں''۔

ابوالحسنات محمد ولی اللّٰہ فروانی جدونی

فتوی: دارالافتاءدارالعلوم کراچی

(اتحاد بین المسلمین، ازمولانا عبدالستار نیازی، مطبوعہ لاہور۱۹۸۴ء، ص۱۳۳ بحوالہ ہفت روزہ ''الفتح'' کراچی، ۲۸/مئی تا ۴/جون ۱۹۷۶ء، ص۲۱)

غیر مقلدین، وہابیوں کیلئے

اب وہابی غیرمقلدین کی بھی سنئے!

وہابیوں کے شیخ العرب والعجم بدیع الدین شاہ راشدی غیر مقلد کے ایک کتابچہ ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئیے'' (مطبوعہ کراچی سندھ ۱۹۹۸ء) کے مقدمہ میں صفحہ ۳ پر وہابی پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ''حنفی مذہب رکھنے والوں کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی''، پھر صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ ''تقلید شخصی شرک ہے۔''

وہابی غیر مقلدین سے سوال ہے کہ جب حنفی اور مقلد کے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی تو سعودی عرب والے امام کعبہ حنبلی مقلد ہیں، ان کے پیچھے آپ کی نماز کیسے ہوجاتی ہے؟ جب آپ کے نزدیک تقلید شخصی شرک ہے تو مشرک کے پیچھے نماز کیسے ہوجاتی ہے؟

اسی طرح ایک غیر مقلد وہابی اپنے کتابچہ ''اہلحدیث کی نماز غیر اہلحدیث کے پیچھے'' کے صفحہ ۲ پر لکھتا ہے کہ ''اہل حدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے کیسے ہوسکتی ہے؟ اہل حدیث حق، غیر اہلحدیث باطل، باطل حق کا امام کیسے ہوسکتا ہے''، پھر صفحہ ۷ پر لکھتا ہے کہ ''تقلید خود بدعت ہے''۔

وہابی غیر مقلدین سے سوال ہے کہ جب آپکی نماز کسی غیر اہل حدیث کے پیچھے نہیں ہوتی، تو امام کعبہ تو حنبلی اور مقلد ہیں وہ بھی غیر اہل حدیث اور بدعتی ہوئے، لہٰذا تمہاری نماز بھی ان کے پیچھے نہ ہوئی پھر آپ ہمارے بھولے بھالے اہل سنت کو کیوں پریشان کرتے ہیں اور کس وجہ سے طعنہ دیتے ہیں کہ تم امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

تحریک اصلاح عقائد

باطل فرقوں کا مکمل رد

آیئے ہم اپنے عقائد کی اصلاح کریں

اس تحریک سے جڑنے کیلئے ہمارے ان نمبروں پر رابطہ کریں

صابرعلی رضوی	9272606631
رمضان رضا	8482952578
عرفان بھائی انجینئر	9602349635
انیس رضوی	9168109210
صادق رضوی	8975790997
شرجیل رضا	7040909014
حسن نوری	8485880123

لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ○ (مؤمن ٦١ و ٦٢)

رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرسکو
اور دن کو روشن بنایا، بے شک
اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے
لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے،
یہ ہے اللہ، تمہارا رب، ہر چیز کا
پیدا کرنے والا، اس کے علاوہ
کوئی الٰہ نہیں، پھر تم کہاں (دوسروں
کے آستانوں پر) بہکے ہوئے چلے
جارہے ہو۔

(٣٧) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ هُوَ الْحَيُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○
(مؤمن ٦٤، ٦٥)

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے
لئے ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو
چھت بنایا، اُسی نے تمہاری صورتیں
بنائیں اور بہت اچھی صورتیں بنائیں،
اُسی نے تمہیں کھانے کے لئے پاکیزہ
چیزیں دیں، یہ ہے اللہ، تمہارا رب،
اللہ رب العالمین بڑا بابرکت ہے،
وہی زندۂ جاوید ہے، اس کے علاوہ
کوئی الٰہ نہیں۔ لہٰذا خالص اسی کو
پکارو، یہ سمجھتے ہوئے کہ دین اسی کا ہے،

سب تعریف بھی اسی اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔

(۳۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (دخان ۸)

اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے آباء واجداد کا بھی رب ہے۔

(۳۹) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (حشر ۲۲ تا ۲۴)

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا وہی ہے، وہ بے حد وحساب رحم والا اور مہربان ہے، وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی ہر عیب سے پاک، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے، اللہ ان لوگوں کے شرک سے پاک منزہ ہے، وہ اللہ ہی ہے جو خالق بھی ہے، موجد بھی ہے، مصوّر بھی ہے، اس کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، آسمانوں میں اور

زمین میں ہر چیز اس کی تسبیح پڑھتی ہے، وہی زبردست، غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴۰) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (تغابن ۱۳)

اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور مؤمنین کو اُسی پر توکل کرنا چاہیئے۔

(۴۱) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ○ (مزمل ۹)

اللہ ہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں لہٰذا اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

(۴۲) اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (آل عمران ۶۲)

یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور (یہ بھی صحیح ہے کہ) اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴۳) فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ ○ (محمد ۱۹)

خبردار ہو جاؤ کہ بے شک اِلٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے، اپنے گناہ کے لئے استغفار کرتے رہو اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے رہو، اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ سے واقف ہے۔

(۴۴) یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ (نحل ۲)

اللہ ہی اپنے حکم سے فرشتوں کو پیغام دیکر اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ وہ (لوگوں کو) ڈرا دیں کہ میرے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، لہٰذا مجھ ہی سے ڈریں۔

(۴۵) لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ○ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً ؕ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○

(انبیاء ۲۳-۲۵)

اللہ تو وہ ہستی ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا، اور یہ (سب) سوال کیے جائینگے، کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے اِلٰہ بنا لیے ہیں' (اے رسول ان سے) کہیئے کہ اپنی دلیل پیش کرو، یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب بھی موجود ہے اور مجھ سے پہلے (جو رسول ہوئے ہیں ان) کی کتابیں بھی (تمہارے پاس) موجود ہیں (ان کتابوں میں اپنی دلیل تلاش کرو اور اے رسول ان کو کوئی دلیل نہیں ملےگی پھر بھی یہ حق کو قبول نہیں کریں گے) بلکہ ان میں سے اکثر حق کو

جانتے ہی نہیں لہذا منہ موڑ لیتے ہیں
اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی
بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ میرے علاوہ
کوئی الٰہ نہیں لہذا صرف میری عبادت
کرو۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالے اکیلا اِلٰہ ہے، قرآن مجید
میں اس قسم کی بے شمار آیات ہیں جن میں توحید پر زور دیا گیا ہے۔

شرک کی برائی اور ہولناکی

شرک توحید کی ضد ہے اور کیونکہ شرک کی موجودگی میں توحید باقی نہیں رہتی لہذا شرک کی برائی پر بھی اتنا ہی زور دیا گیا ہے جتنا کہ توحید کی اہمیت پر۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا (نسآء ۳۶)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو۔

(۲) قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا (انعام ۱۵۱)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے (وہ یہ) کہ اللہ کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو (شرک کو اللہ نے حرام کر دیا ہے)

(۳) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک میرے رب نے ظاہر اور پوشیدہ بے حیائی کو، ناحق زیادتی کرنے کو اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کو جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی حرام

(اعراف ۳۳)

کر دیا ہے۔

(۴) قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ (رعد ۳۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو بس یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شرک نہ کروں۔

(۵) وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (ذاریات ۵۱)

اللہ کے ساتھ کسی اور کو اِلٰہ نہ بناؤ۔

(۶) قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ (انعام ۷۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکاریں حالانکہ نہ وہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اور کیا ہم ہدایت کے بعد الٹے پیر (کفر کی طرف) واپس ہو جائیں (پھر ہماری مثال ایسی ہو گی کہ) جیسے جنات نے کسی کو جنگل میں راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان پھر رہا ہو۔

(۷) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ○ (اسراء ۲۲)

اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ نہ بنانا ورنہ تم مذموم اور بےکس ہو کر رہ جاؤ گے۔

(٨) وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ (اسراء ٣٩)

اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ نہ بنانا ورنہ تم ملامت زدہ اور راندۂ درگاہ بنا کر دوزخ میں ڈال دیئے جاؤگے۔

(٩) وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○ (کہف ۴ و ۵)

(یہ کتاب اللہ تعالےٰ نے اس لئے اتاری ہے کہ وہ اس کے ذریعہ) ان لوگوں کو ڈرائے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے، ان کو اس بات کا کچھ علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا کو اس کا علم تھا، یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔

(١٠) اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ○ (اسراء ۴٠)

(اے مشرکو) کیا اللہ نے تم کو تو لڑکے دیئے اور فرشتوں کو (اپنی) بیٹیاں بنایا بے شک تمہارا یہ کہنا (کہ فرشتے اللہ تعالےٰ کی بیٹیاں ہیں) بہت بڑی بات ہے (یعنی انتہائی قبیح بات ہے)

(١١) وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان

الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○ (حج ۳۱)
سے گرا، پھر اس کو پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا اُسے اڑا کر کسی بعید جگہ پھینک دے (غرض یہ کہ اس کی تباہی یقینی ہے)۔

(۱۲) اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ (لقمٰن ۱۳)
بے شک شرک بڑا (بھاری) ظلم ہے (یعنی بہت بڑا گناہ ہے)۔

(۱۴) اَلَّذِىْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِى الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ○ (قٓ ۲۶)
(اللہ تعالےٰ میدانِ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا) جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ بنایا اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

شرک سے اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (انعام ۸۸)
اگر (انبیاء بھی) شرک کرتے تو ان کے سب عمل ضائع ہوجاتے۔

(۲) لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (زمر ۶۵)
اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

شیطان کا غلبہ اہل شرک پر ہوتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِيْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِكُوْنَ ○ (نحل ۱۰۰)	شیطان کا زور تو ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مُشرک نجس ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (توبہ ۲۸)	بے شک مشرک ناپاک ہیں لہٰذا وہ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔

مشرک سے نکاح حرام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ (البقرہ ۲۲۱)	مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور یقیناً مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ مشرک عورت تمہیں اچھی ہی کیوں نہ لگے اور مومن عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو، یقیناً مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں اچھا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔

مُشرک پر جنّت حرام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ	عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا "اے

اِسْرَآئِیْلَ اعْبُدُ وا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ (مائدہ ۷۲)	بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ، بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

موحد پر دوزخ حرام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ النوافل جماعۃً)	بے شک اللہ نے دوزخ پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جو خالصۃً اللہ کو خوش کرنے کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہدے (یعنی توحید پر قائم رہنے والا ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا)

شرک معاف نہیں ہوگا

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ○	بے شک اللہ یہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے لئے چاہے گا بخش دیگا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس نے

(نساآء ۴۸) — (بہت) بڑا بہتان باندھا۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ (نسآء ۱۱۶)

بے شک اللہ یہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔

وہ ایمان نفع بخش نہیں جس میں شرک کی آمیزش ہو

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (انعام ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی تو ایسے لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ

ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو (یعنی گناہ نہ کیا ہو)

اُن کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ — بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

(صحیح بخاری تفسیر سورۃ الانعام)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ بالا میں ظلم سے مراد شرک ہے، لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان میں اگر شرک کی ملاوٹ نہیں ہوئی تو امن بھی نصیب ہوگا اور ہدایت بھی مل جائے گی ورنہ نہ دنیا میں ہدایت نصیب ہوگی اور نہ آخرت میں امن نصیب ہوگا۔

بعض کلمہ گو بھی مُشرک ہوتے ہیں

گذشتہ عنوان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ایمان میں شرک کی ملاوٹ ہو سکتی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتے ہیں۔ ایک اور آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ○	ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں.

(یوسف ۱۰۶)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ بہت سے لوگ ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے بعد کسی نہ کسی قِسم کے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کے لئے تنبیہ ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ گو ہیں لہذا ہم مشرک نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ خالص توحید چاہتا ہے، توحید میں شرک کی ملاوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ توحید میں شرک کی آمیزش کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے اور مشرک کی بخشش نہیں۔ ایمان والوں کو چاہیئے کہ شرک سے بہت محتاط رہیں۔

توحید کی قسمیں

توحید کی تین بڑی بڑی قسمیں ہیں :۔ (۱) توحید فی الذات، (۲) توحید فی الصفات اور (۳) توحید فی الحقوق ۔

توحید کی طرح شرک کی بھی تین قسمیں ہیں :۔ (۱) شرک فی الذات، (۲) شرک فی الصفات اور (۳) شرک فی الحقوق ۔

اللہ تعالےٰ کو اس کی ذات میں یکتا، اکیلا اور منفرد ماننا توحید فی الذات ہے اور اس کی ذات میں کسی کو شریک کرنا شرک فی الذات ہے۔

اللہ تعالےٰ کو اس کی صفات میں یکتا، اکیلا اور بے مثل ماننا توحید فی الصفات ہے اور اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا یا اس جیسی صفات کا کسی کو حامل سمجھنا شرک فی الصفات ہے۔

اللہ تعالےٰ کو اس کے حقوق میں یکتا اور منفرد ماننا توحید فی الحقوق ہے اور اللہ تعالےٰ کے حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کرنا یا شریک سمجھنا شرک فی الحقوق ہے۔

توحید فی الذات

اللہ تعالےٰ کے نہ اولاد ہے اور نہ ماں باپ اور نہ اللہ تعالیٰ کے کوئی بیوی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

(اے رسولؐ) کہدیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے پرواہ ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(۲) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ ○ (البقرہ ۱۱۶)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے، (نہیں) وہ (اس چیز سے) پاک ہے، بلکہ (وہ تو ایسی ہستی ہے کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرماں بردار ہیں (جن کو یہ اللہ تعالےٰ کی اولاد کہتے ہیں ان میں یہ خصوصیات کہاں ہیں؟ وہ تو خود

اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اس
کے فرماں بردار ہیں)

(۳) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ (نسآء - ۱۷۱)

یقیناً صرف اللہ ہی واحد اِلٰہ ہے، وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکے اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے (اولاد کسی حد تک باپ کی ملکیت میں شریک ہوتی ہے لیکن یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین کی ملکیت میں ذرا سا بھی شریک نہیں، لہذا وہ اولاد کیسے ہوئے؟)

(۴) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ، وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ

وہ لوگ یقیناً کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ، عیسیٰ ابن مریم ہی تو ہیں، (اے رسول) آپ (ان سے) پوچھئے کہ اگر اللہ عیسیٰ ابن مریم کو، ان کی والدہ کو اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو وہ کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں کوئی اختیار رکھتا ہو کہ ان سب کو

مَا یَشَآءُ ، وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (مائدہ ١٧)

ہلاکت سے بچالے)، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی بادشاہت اللہ کیلئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی مندرجہ ذیل صفات بتائیں :-

(١) اللہ تعالےٰ تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو اللہ تعالےٰ کو ہلاک کرنے سے باز رکھ سکے۔

(٢) آسمانوں اور زمین کا بادشاہ صرف اللہ ہے۔

(٣) اللہ تعالےٰ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے۔

(۴) اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

کیونکہ کسی اور میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں لہٰذا وہ اللہ یا اِلٰہ نہیں ہو سکتے اور نہ وہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں شریک ہو سکتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ انسانی شکل میں نہیں آتا لہٰذا اوتار اور حلول کا عقیدہ سراسر باطل اور شرک ہے۔

(۵) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ قَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ (مائدہ ٧٢)

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسٰی بن مریم ہی اللہ ہیں حالانکہ عیسٰی نے تو خود یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو، وہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔

(۶) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

(مائدہ ۷۳)

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تین (الٰہوں) میں سے ایک اِلٰہ ہے، حالانکہ اِلٰہ کوئی نہیں سوائے ایک الٰہِ واحد کے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اِلٰہ کئی نہیں ہو سکتے، اِلٰہ صرف ایک ہے اور وہ اللہ تعالےٰ ہے، اللہ تعالےٰ کو کئی الٰہوں میں سے ایک ماننا کفر ہے۔

(۷) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(انعام ۱۰۰ و ۱۰۱)

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا شریک بنا لیا حالانکہ اللہ نے جنات کو پیدا کیا ہے (اور جو مخلوق ہو وہ خالق کا شریک کیسے ہو سکتا ہے؟) اور انہوں نے بے سمجھے بوجھے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں بنا رکھی ہیں، اللہ پاک اور بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ بنا رہے ہیں، وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، بھلا اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا (اور جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اولاد کیسے ہو سکتی ہے) اور اللہ کو ہر چیز

کا علم ہے (جن ہستیوں کو ہر چیز کا علم نہیں وہ اللہ کی اولاد کیسے ہو سکتی ہیں)

(۸) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝
(توبہ ۳۰)

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر، اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ عیسٰی، اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں جو کافر ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہ ان ہی کی سی باتیں بنا رہے ہیں، اللہ نے انہیں تباہ کر دیا، یہ کدھر بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(۹) قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
(یونس ۶۸)

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے، (یہ بالکل جھوٹ ہے) وہ تمام عیوب سے پاک اور مبرا ہے (اولاد کا ہونا ایک عیب ہے، لہذا اس کے اولاد نہیں ہو سکتی) وہ بے نیاز ہے (لہذا وہ اولاد سے بھی قطعاً بے نیاز ہے، اولاد ہوتی تو وہ بھی کسی چیز کی مالک ہوتی اور وہ مالک کیسے ہوتی جب کہ) آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا (واحد) مالک صرف اللہ ہے۔

(۱۰) وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ (نحل ۵۷)

اور یہ کافر لوگ اللہ کی بیٹیاں بناتے ہیں حالانکہ اللہ پاک ہے اس بات سے (کہ اس کے بیٹیاں ہوں) اور (یہ اور بھی عجیب بات ہے کہ اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور) اپنے لئے اپنی پسندیدہ چیز یعنی بیٹے (جو چیز خود کو پسند نہیں وہ چیز اللہ تعالےٰ کے لئے پسند کرنا کتنا احمقانہ فعل ہے)۔

(۱۱) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ (انبیاء ۲۶ تا ۲۹)

اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے، اللہ اس چیز سے پاک و مستغنی ہے، (جن کو یہ اللہ کا بیٹا یا بیٹی بناتے ہیں) وہ (اللہ کے) عزت والے بندے ہیں، (لیکن وہ اس عزت وکرامت کے باوجود) اللہ کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے بلکہ وہ (ہر وقت) اللہ کے حکم کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں، اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ (کسی کی) سفارش نہیں کرسکتے سوائے اس کے

جس کے لئے اللہ (سفارش کرانا) پسند کرے اور وہ اللہ کے جلال سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو کوئی بھی یہ کہے کہ میں بھی اللہ کے علاوہ اِلٰہ ہوں تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے، ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۲) لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (زمر ۴)

اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا ہی چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کرتا (ہرگز نہیں) وہ اس چیز سے پاک ہے (کہ اس کے بیٹا ہو) وہ اللہ ایک ہے اور غالب ہے۔

(۱۳) وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (زخرف ۱۵)

اور (مشرکین نے) اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کی اولاد بنا دیا بے شک انسان کھلا ہوا کافر ہے۔

مشرکین کی اس سے زیادہ احمقانہ اور کافرانہ بات کیا ہوگی کہ جو ہستیاں اللہ تعالےٰ کی غلام ہیں ان کو اللہ تعالےٰ کا بیٹا بنا دیا، سچ ہے ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی قدر نہیں پہچانی ورنہ ایسی توہین آمیز بات نہ کہتے، اللہ تعالیٰ کی شان اس چیز سے بہت بلند و بالا ہے کہ اس کے اولاد ہو، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱۴) قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہٗ	(اے رسول) کہدیجئے میرے پاس وحی
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا	آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّھْدِیْٓ	(قرآن مجید کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے
اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ	ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ
نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ	بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور
تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ	ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک
صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝	نہیں بنائیں گے اور یہ کہ بے شک
(جنّ ۱ تا ۳)	ہمارے رب کی شان بہت بلند و بالا
	ہے، وہ نہ بیوی رکھتا ہے اور نہ
	اولاد۔

توحید فی الصّفات

اللہ تعالےٰ اپنی صفات میں یکتا اور لاشریک ہے، صفات میں نہ کوئی اس کا مثیل ہے نہ کوئی ہمسر۔

توحید فی العلم

ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے

اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے :-

(۱) اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ (البقرۃ ۳۳)

(اے فرشتو) بے شک میں آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

(۲) اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ (البقرۃ ۷۷)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۳) وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ

اور (اے لوگو) اگر تم اپنے دلوں کی بات

اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ	ظاہر کر دیا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا
بِهِ اللّٰهُ (البقرة ۲۸۴)	حساب لے گا۔
(۴) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ	(اے رسول) کہہ دیجیے کہ اگر تم کوئی بات
صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ	اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرد
اللّٰهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	اللہ اسے جانتا ہے اور (یہی نہیں)
وَمَا فِي الْاَرْضِ	وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
(آل عمران ۲۹)	اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔
(۵) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا	اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے
تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○	ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔
(مآئدة ۹۹)	
(۶) وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ	اور آسمانوں اور زمین میں وہی (ایک)
وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ	اللہ ہے، وہ تمہاری پوشیدہ باتوں
وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا	اور تمہاری ظاہر باتوں کو جانتا ہے
تَكْسِبُوْنَ ○ (انعام ۳)	اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔
(۷) اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ	بے شک اللہ سینوں کی باتوں سے
الصُّدُوْرِ (انفال ۴۳)	واقف ہے۔
(۸) اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ	خبردار، بے شک یہ اپنے سینوں کو دوہرا
صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ	کرتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپائیں،
اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ	خبردار، جس وقت یہ اپنے کپڑوں

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (ہود ۵)

یں لپیٹ جاتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کی باتوں کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور بے شک اللہ تو سینوں کی باتوں سے بھی واقف ہے۔

(۹) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ (نحل ۱۹)

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔

(۱۰) لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (نحل ۲۳)

بے شک اللہ ضرور ان چیزوں کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۱) اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○ (اسراء ۳۰، ۹۶)

بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔

(۱۲) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ (اسراء ۵۴)

(اے لوگو) تمہارا رب تم سے خوب واقف ہے۔

(۱۳) وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ (طٰہٰ ۷، ۸)

اور اگر تم بلند آواز سے (کوئی بات) کہو (تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ بس اسی کو جانتا ہے، نہیں) وہ تو پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو بھی جانتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اگر کوئی دوسرا اِلٰہ ہوتا تو وہ

بھی پوشیدہ اور خفیہ باتوں سے واقف
ہوتا) اچھے اچھے اسمائے (صفات)
صرف اُسی کے ہیں (یعنی وہی اکیلا
اچھی صفات کا مالک ہے)

(۱۴) قُلْ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (انبیاء ۴)

(رسول نے) کہا کہ آسمان اور زمین
میں کوئی بات کہیں بھی کہی جائے میرا
رب اُسے جانتا ہے اور وہی سننے
والا، جاننے والا ہے۔

(۱۵) وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ○ (نور ۲۹)

اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو
اور جو تم چھپاتے ہو۔

(۱۶) قُلْ اَنْزَلَہُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ (فرقان ۶)

(اے رسول) کہدیجئے کہ اس (کتاب)
کو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور
زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے،
بے شک اللہ مغفرت کرنے والا، رحم
کرنے والا ہے۔

(۱۷) وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ (قصص ۶۹)

اور تمہارا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے
سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر
کرتے ہیں۔

(۱۸) اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ (یٰسٓ ۷۶)	بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔
(۱۹) اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (زمر ۷) (شوریٰ ۲۴)	بے شک اللہ سینوں کی باتیں جانتا ہے۔
(۲۰) وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (حدید ۶)	اور وہ (اللہ) سینوں کی باتیں جانتا ہے۔
(۲۱) وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ (ممتحنۃ ۱)	اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔
(۲۲) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (تغابن ۴)	اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور وہ سینوں کی باتوں سے بھی واقف ہے۔
(۲۳) وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ	اور تم چھپا کر بات کرو یا بلند آواز سے بات کرو (اس کے لئے سب برابر ہے) بے شک وہ تو دل کی باتوں سے بھی واقف ہے، کیا جس نے پیدا کیا وہ

الْخَبِيْرُ ○ (ملک ۱۳ و ۱۴) — نہیں جانتا (کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، بے شک وہ جانتا ہے) وہ بہت باریک بیں اور باخبر ہے۔

ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دل کے بھیدوں اور رازہائے سربستہ کا جاننے والا وہ ہے جو الٰہ اور خالق ہے اور کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی اِلٰہ ہے اور نہ کوئی خالق، لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ دل کی باتوں اور سربستہ رازوں کو کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۲۴) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ (البقرۃ ۲۳) — اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۲۵) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ○ (آل عمران ۵) — بے شک زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲۶) ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ (مائدہ ۹۷) — یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۲۷) وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ — اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ تری میں ہے اور کوئی پتہ

اِلَّا یَعْلَمُهَا (انعام ۵۹)

نہیں گرتا مگر یہ کہ اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

(۲۸) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا (ہود ۶)

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ جانتا ہے اس کے رہنے کی جگہ کو اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو۔

(۲۹) اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (رعد ۸)

اللہ جانتا ہے جو مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے اور وہ رحموں کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔

(۳۰) وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بنی اسرآئیل ۵۵)

اور تمہارا ربّ ان سب کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں.

(۳۱) اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۹۸)

یقیناً تمہارا اِلٰہ صرف اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۳۲) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ۱۱۰)

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور یہ لوگ (اپنے) علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(۴۳) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (حج ۷۰)

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

(۴۴) اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ○ (نور ۳۰)

بے شک اللہ خبردار ہے ان کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں۔

(۴۵) اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْہِ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ (نور ۶۴)

خبردار، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے، وہ جانتا ہے جس (راستہ) پر تم ہو اور جس دن لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کیا عمل کیے تھے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۴۶) قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ شَہِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (عنکبوت ۵۲)

(اے رسول) کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔

(۴۷) یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ

اللہ جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی

فِیۡھَا وَھُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ۝ (سبا ۲)
ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور وہ رحم کرنے والا، مغفرت کرنے والا ہے۔

(۳۸) وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرَاتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِھَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ (حٰمٓ السجدۃ ۴۷)
اور نہ پھل اپنے غلافوں سے باہر نکلتے ہیں، نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اللہ کو ان سب چیزوں کا علم ہوتا ہے۔

(۳۹) وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ۝ (حدید ۳)
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

قیامت کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ (لقمٰن ۳۴)
بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔

(۲) یَسۡـَٔلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُھَا عِنۡدَ اللّٰہِ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ تَکُوۡنُ قَرِیۡبًا۝ (احزاب ۶۳)
(اے رسول) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

(۳) قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ (اعراف ۱۸۷)
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ قیامت کے وقت کا علم تو صرف میرے رب کو ہے۔

(۴) اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ (حٰم السجدة ۴۷)
قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

(۵) یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ (نازعات ۴۲ تا ۴۴)
(اے رسول) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی، آپ اس کے علم کی فکر کیوں کرتے ہیں؟ اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا

حضرت جبریلؑ نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ

مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ
قیامت کب قائم ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
جس سے پوچھا گیا ہے وہ، پوچھنے والے سے زیادہ قیامت کے واقع ہونے کا علم نہیں رکھتا (یعنی مجھے اس سلسلہ میں تم سے زیادہ علم نہیں)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کچھ علامات بتائیں، اس کے

بعد فرمایا۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر: سورۃ لقمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)	قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ (تعالیٰ) کے ، بے شک قیامت کے واقع ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ وہ پانی (کب) برسائے گا۔

آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں کہ پانی کب برسے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو لوگ پانی برسنے کی پیشین گوئی کرتے ہیں وہ آثار و قرائن یا سائنسی آلات کے ذریعہ محض اندازہ و تخمینہ لگاتے ہیں، انہیں علم نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ان کا اندازہ کبھی صحیح نکلتا ہے اور کبھی غلط۔ مزید برآں ان کا یہ اندازہ بھی بارش کے وقوع سے کچھ عرصہ پہلے ہوتا ہے، کافی عرصہ پہلے وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ مادہ کے رحم میں نر ہے یا مادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بتانے کے بعد فرمایا:۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا	قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، بے شک قیامت

فِی الْاَرْحَامِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الایمان)

کے واقع ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسائیگا، وہی جانتا ہے کہ (مادہ کے) رحموں میں کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم کہ مادہ کے رحم میں نر ہے یا مادہ۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اسے علم ہے کہ مادہ کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ قطعاً شرک ہے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا کرنے والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللہُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ الْاٰیَۃَ (صحیح بخاری کتاب الایمان)، وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا.... (صحیح مسلم کتاب الایمان)

قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے پھر آپؐ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی اور بے شک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی، (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسائے گا اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور (وہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا

کرے گا) کسی جاندار کو خود علم نہیں کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ کسی جاندار کو کہاں موت آئیگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ	قیامت کے وقوع کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ کے۔

پھر آپؐ نے (سورۂ لقمٰن کی) یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ [الآیَةَ] (صحیح بخاری کتاب الایمان) وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (صحیح مسلم کتاب الایمان)	قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ) وہ بارش (کب) برسائے گا، وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کس زمین پر مرے گا (ان چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے) بیشک اللہ علیم و خبیر ہے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ آیات متشابہات کے کیا معنیٰ ہیں

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں:۔ (۱) مُحْکَمْ و (۲) مُتَشَابِہ

مُحْکَمْ وہ آیتیں ہیں جن کے معنیٰ و مقصود کا علم ہمارے لئے ممکن ہے،

ان آیات کے معنیٰ سمجھ کر ہم ان آیات پر عمل کر سکتے ہیں اور ان سے نصیحت وعبرت حاصل کر سکتے ہیں۔

متشابہ وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنیٰ سے مقصود کا علم نہ ہو سکے مثلاً "اللہ کا ہاتھ" ہمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ اللہ کے ہاتھ سے کیا مراد ہے، بعض آیتیں وہ ہیں جو حروف مقطعات پر مشتمل ہیں، نہ ان کے ظاہری معنیٰ سمجھ میں آتے ہیں اور نہ حقیقی معنیٰ، نہ ہماری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ متشابہ آیات کا مطلب و مقصد صرف اللہ تعالےٰ جانتا ہے، دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (آل عمران ۷)

اللہ ہی ہے جس نے (اے رسول) آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس کتاب کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض آیتیں متشابہ ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تاکہ کوئی فتنہ تلاش کریں اور ان آیات کا مقصود و مفہوم معلوم کریں حالانکہ ان آیات کا مقصود و مفہوم کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

اللہ تعالےٰ کے علاوہ ہر ہستی کا علم ناقص، محدود اور عارضی ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ (نحل ۷۴) بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) فَلَا تَسۡئَلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ (ہود ۴۶) (اے نوح) مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کیا کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام کو ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۳) قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ اُبَلِّغُکُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖ (احقاف ۲۳) (حضرت) ہودؑ نے کہا "(ہر چیز کا) علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو تمہیں وہ احکام پہنچا رہا ہوں جن کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر چیز کا علم حضرت ہود علیہ السلام کو نہیں

تھا۔

(۴) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ○ (طٰهٰ ۱۱۰)

اللہ جانتا ہے جو کچھ انسانوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور یہ اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(۵) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ (البقرة ۳۲)

فرشتوں نے کہا "تو پاک ہے، ہمیں تو علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں بتا دیا، بے شک علم والا، حکمت والا تو تو ہی ہے"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم فرشتوں کو بھی نہیں ہوتا۔

(۶) تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ (مآئدة ۱۱۶)

(قیامت کے روز حضرت عیسٰیؑ کہیں گے، اے اللہ) جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو کچھ تیرے نفس میں ہے میں اسے نہیں جانتا.

(۷) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (نسآء ۱۱۳)

اور (اے رسول) اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ باتیں بتائیں جو آپ (پہلے) نہیں جانتے تھے (یعنی آپ پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ آپ کو ان چیزوں

کا علم نہیں تھا)۔

(۸) قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ (ملک ۲۶)

(اے رسول) کہدیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

(۹) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (سجدہ ۱۷)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی (یعنی جنتوں کی تمام نعمتوں کا حال کسی کو نہیں معلوم)

(۱۰) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ (ہود ۴۹)

یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے ان باتوں کو نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی، لہذا آپ ثابت قدم رہیں، انجام متقیوں ہی کا اچھا ہے۔

(۱۱) وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اسراء ۳۶)

اور (اے رسول) جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑا کیجئے۔

(۱۲) وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (توبۃ ۱۰۱)

اہل مدینہ میں سے بھی بعض لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے رسول) آپ ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ رسولوں کو بھی ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۳) وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۱۶)
اور یہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۴) ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۳۲)
یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو بھی جو تمام اولیاء اللہ میں سب سے بہتر اور برتر ہیں ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۱۵) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (نور ۱۹)
اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۶) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (انفال ۶۰)
اور جہاں تک تم سے ہو سکے دشمن کے مقابلے کے لئے قوت اور گھوڑوں کے رسالے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعہ تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈرا سکو اور ان کے علاوہ تم ایسے دشمنوں کو بھی ڈرا سکو جن

کو تم نہیں جانتے لیکن اللہ انہیں جانتا
ہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کو ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۷) وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ اَنْ تَطَئُوهُمْ (فتح ۲۵)

اور اگر (بہت سے) مومن مرد اور مومن عورتیں (مکے میں) نہ ہوتیں (تو ہم لڑائی نہیں روکتے اور اگر ہم لڑائی نہ روکتے تو ان مومن مردوں اور عورتوں کو) جن کو تم نہیں جانتے (بہت ممکن تھا) کہ (کافروں کے ساتھ) تم انہیں بھی پامال کر ڈالتے۔

(۱۸) اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ (ابراہیم ۹)

کیا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں ہوئی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور اُن قوموں (کے حالات) کی جو اُن کے بعد پیدا کئے گئے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(۱۹) سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ○

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی نباتات کے، اور خود ان (انسانوں) کے اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر

(یٰس ۳۶) نہیں سب کے جوڑے بنائے۔

(۲۰) وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (اسراء ۸۵) اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت خضر (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کشتی میں سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی، چڑیا نے سمندر میں دو ایک مرتبہ اپنی چونچ ماری، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

(۲۱) یَا مُوْسٰی مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِی الْبَحْرِ (صحیح بخاری کتاب العلم) اے موسیٰ میرے علم اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا مگر اسی قدر جس قدر اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں سے چونچ مار کر پانی کم کیا ہے (یعنی ہمیں بہت کم علم دیا گیا ہے)۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، کسی دوسرے کو نہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے

غیب وہ چیز ہے جو غائب ہو، مشاہدہ میں نہ آئی ہو، دکھائی نہ دے، غیب کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا قیامت کے دن اللہ رسولوں کو جمع کریگا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب

لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ	ملا تھا۔ وہ کہیں گے ہمیں کچھ معلوم نہیں
الْغُیُوْبِ ○ (مآئدۃ ۱۰۹)	غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے۔
(۲) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ	(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے
عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ	یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
الْغَیْبَ (انعام ۵۰)	ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔
(۳) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ	اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس
الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ	ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے
(انعام ۵۹)	اللہ کے۔
(۴) عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ	اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے
(انعام ۷۳)	والا ہے۔
(۵) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ	(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ میں اپنے
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ	نفع ونقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ	مگر جو اللہ چاہے اور (میں غیب کا
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ	علم نہیں رکھتا) اگر میں غیب کا علم
السُّوْٓءُ (اعراف ۱۸۸)	رکھتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کرلیتا
	اور مجھے کوئی برائی نہیں پہنچتی۔
(۶) قُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ	(اے رسول) کہہ دیجیے کہ غیب کا علم
(یونس ۲۰)	تو اللہ ہی کو ہے۔
(۷) وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ	(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (ہود ۳۱) — فرمایا) اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب جانتا ہوں۔

(۸) تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا (ہود ۴۹) — یہ غیب کی چند باتیں ہیں جو (اے رسول) ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وحی آنے سے پہلے رسول، غیب کی کسی بات کو نہیں جانتے، وحی کے ذریعہ ہی انہیں غیب کی بعض باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

(۹) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ہود ۱۲۳ و نحل ۷۷) — آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے۔

(۱۰) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ (رعد ۹) — اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے، وہ بڑا اور بلند مرتبہ ہے۔

(۱۱) لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (کہف ۲۶) — آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (مومنون ۹۲) — اللہ کے بارے میں جو کچھ مشرکین کہتے ہیں، اللہ ان سے پاک ہے، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، جو شرک یہ کر رہے ہیں وہ اس سے

بلند و بالا ہے۔

(۱۳) قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ○ (نمل ۶۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو ہستیاں ہیں ان میں سے غیب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب کا علم نہ آسمان والوں میں سے کسی کو ہے اور نہ زمین والوں میں سے کسی کو، غیب کا علم نہ زندہ کو ہے اور نہ ان کو جو وفات پا چکے ہیں۔ جو لوگ ان لوگوں کے متعلق جو وفات پا چکے ہیں یہ عقیدہ رکھیں کہ انہیں غیب کا علم ہے وہ کس قدر نادان ہیں حالانکہ جو لوگ وفات پا چکے ہیں انہیں اپنے متعلق ہی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۱۴) ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○ (السجدة ۶)

یہ (خالق و مالک، زمین و آسمان کا مدبّر) ہی تو غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے (اور) غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵) وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَیْبِ (سبا ۳)

اور کافر کہتے ہیں قیامت ہم پر واقع نہیں ہوگی، (اے رسول) آپ کہدیجیے کہ کیوں نہیں، میرے ربّ، عالم الغیب کی قسم وہ ضرور تم پر واقع ہو

کر رہے گی۔

(١٦) قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ (سبا ٤٨)

(اے رسول) کہہ دیجیے کہ میرا رب حق کو نازل فرما رہا ہے (اور) وہ غیبوں کا جاننے والا ہے۔

(١٧) اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (فاطر ٣٨)

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کا جاننے والا ہے۔

(١٨) قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ (زمر ٤٦)

(اے رسول) آپ (اس طرح) کہیے کہ اے اللہ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ فرمائے گا۔

(١٩) اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (حجرات ١٨)

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔

(٢٠) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ (حشر ٢٢)

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہی غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔

(٢٠) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ بے شک

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
(جمعۃ ۸)

موت جس سے تم بھاگتے ہو (ایک دن) تم کو آکر رہے گی پھر تم غیب اور ظاہر کے جاننے والے کے پاس لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

(۲۱) وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (تغابن ۱۷، ۱۸)

اور اللہ قدر داں اور بردبار ہے، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا، غالب اور حکمت والا ہے۔

(۲۲) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ (جن ۲۶ تا ۲۸)

اللہ عالم الغیب ہے، وہ کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر (ہاں) جب کوئی رسول (لوگوں کی ہدایت کے لئے) منتخب فرما لیتا ہے (تو اس کو غیب کی بعض باتیں) بذریعہ وحی بتا دیتا ہے اور (وہ بھی اس طرح کہ) اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے (تاکہ وحی الٰہی کی پوری طرح حفاظت ہو جائے) اور وہ یہ جان لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (بے کم و کاست، محفوظ وحی کے ذریعہ لوگوں تک) پہنچا دیا ہے اور